REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
الفضل ربوہ

بہر جمعہ
۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۱ وفا ۱۳۳۸ ہش | ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۹

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

اجتماع میں متعدد مجالس کے ۱۵۴ نمائندوں کی شرکت

جاکرتہ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مطلع فرماتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع جو ۲۰ جولائی کو شروع ہوا تھا۔ ۲۳ جولائی کو خیر و خوبی اور نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اجتماع میں انڈونیشیا کی متعدد مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے ۱۵۴ نمائندوں نے شرکت کی۔ خدام نے یہ تین دن ایک خاص پروگرام کے تحت علم دین سیکھنے اور عبادات میں گزارے۔ ... دنیا میں اسلام کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

کل ٹانگ میں درد کی شکایت رہی جس کے باعث رات نیند نہ آسکی۔ آج صبح طبیعت بہت بے چین ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ —

نخلہ ۲۹ جولائی۔ بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ٹانگ میں درد کی شکایت رہی۔ اور اسی تکلیف کے باعث گذشتہ تمام رات حضور بالکل نہیں سو سکے۔ اور اس کی وجہ سے آج صبح سے طبیعت بہت بے چین ہے۔ جس کی وجہ سے بہت فکر ہے۔

احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ ہر وقت اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو تمام عوارض سے کلی شفا عطا فرما کر کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح - نخلہ ۲۹ جولائی ۱۹۵۹ء

۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی گندم

کراچی ۳۰ جولائی۔ امریکہ کے محکمۂ زراعت نے پاکستان کو امریکہ سے ۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی گندم یا گندم کا آٹا اور ۸۶ لاکھ ۶۸ ہزار ڈالر کی لمبے ریشے کی امریکی روئی خریدنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کی قیمت پاکستانی روپے میں ادا کی جائے گی۔ پاکستان امریکہ سے قریباً ۸۵ ہزار ٹن گندم یا گندم کا آٹا اور لمبے ریشے کی روئی کی ۲۵ ہزار گانٹھیں خریدے گا۔ یہ اشیاء ۳۱ جولائی اور ۳۱ دسمبر کے درمیان امریکہ سے جہازوں کے ذریعہ پاکستان بھیجی جائیں گی۔

۴۴ اس علاقے میں دولت مشترکہ کی یہ سب سے بڑی بحری مشق ہے۔ اس مشق کا پہلا مرحلہ ۲۵ جولائی کو کراچی اور کوچین سے شروع ہوا تھا جو محض بحری بیڑوں کی تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔

نہایت ضروری اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک نہایت ضروری اجلاس آج بروز جمعرات مورخہ ۳۰/۷/۵۹ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا اس میں تمام خدام کی حاضری نہایت ضروری ہے۔ تمام خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں آکر ادا کریں۔ اور بروقت اجلاس میں شامل ہوں۔

قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

بھارت کو دو کروڑ ڈالر کا مزید امریکی قرضہ

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ امریکہ کا ترقیاتی فنڈ بھارت کو دو کروڑ ڈالر (ساڑھے نو کروڑ روپے) کا زائد قرضہ دے گا۔ اس سلسلہ میں کل یہاں ایک سمجھوتے پر دستخط کئے گئے یہ قرضہ پندرہ سال کی مدت میں واجب الادا ہوگا۔ بھارت اس قرضے کو دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے میں صنعتی سکیموں میں لگائے گا۔ اس طرح امریکہ کے ترقیاتی قرضے کے فنڈ سے جون ۱۹۵۸ء کے بعد سے اب تک بھارت کو چھیانوے کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا امدادی قرضہ دیا جا چکا ہے۔

دولت مشترکہ کی بحری مشق

سنگاپور ۳۰ جولائی۔ دولت مشترکہ کے ملکوں کے ۳۸ جنگی جہاز بحر ہند میں پانچ روزہ جنگی مشقوں میں مصروف ہیں۔ ان جہازوں کی امداد کے لئے آٹھ دوسرے جہازوں کا ایک بیڑا بھی موجود ہے۔ دولت مشترکہ کے اس بیڑے میں برطانیہ آسٹریلیا نیوزی لینڈ پاکستان اور بھارت اور لنکا کے کروزر تباہ کن جہاز اور تیز رفتار جنگی جہاز بھی شامل ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم رشید احمد صاحب ارشد محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ گذشتہ چار ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب ... ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص ... صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر ...

روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء

مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت

(۴)

پیغام صلح نے تو کہا تھا کہ "پاکستان کے مسلمانوں کو اگر امام وقت کی آواز اس کے اپنے الفاظ میں پہنچائی جائے۔ تو صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ جو موجودہ بدعنوانیوں سے نجات حاصل کرنے اور مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے کا موجب ہو سکتا ہے"۔

اس کے جواب میں معاصر موصوف کہتا ہے کہ جماعت کی دو پارٹیاں ہو گئی ہوئی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کے خلاف لکھتی رہتی ہیں، اس لئے امام وقت کی تعلیم کی کوئی قدر نہیں ہونی چاہیئے۔

خدا جانے تعصب کیوں انسان کی نہ صرف آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے بلکہ عقل بھی مار دیتا ہے۔ اور ہر چیز اس کے ذہن سے اتار دیتا ہے۔

اب ایک ایسا انسان جس کو نہ صرف اپنی علمیت پر بڑا ناز ہو بلکہ عقلیت کا بھی اجارہ دار بنتا ہو ایسی بات کہے تو بتائیے۔ یہ بات اس کے دوستوں۔ ہم خیالوں اور ساتھیوں کے لئے رونے کا مقام ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ اس کا حقیقی خیرخواہ نہیں۔ تو اس کا علاج دعا اور دوا سے کریں گے یا نہیں؟

ایک معمولی لکھا پڑھا آدمی جس کو اسلامی تاریخ سے کچھ بھی مس ہو اتنی بات جانتا ہے کہ بڑے سے بڑے مصلح بلکہ فرستادۂ حق کے ماننے والوں میں بھی اختلافات پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ دُور کی باتیں تو جانے دیجئے۔ جس شخص نے اسلام کے صدر اول کی تاریخ کا ہی مطالعہ کیا ہوگا۔ وہ بھی کسی بندۂ حق کی تعلیم کے اثر کو محض اندرونی اختلافات کی وجہ سے ناکام نہیں کہے گا۔ اور اس پر الزام لگانے کی جرأت نہیں کرے گا۔

باہمی اختلافات اگر بیماری ہیں تو یہ بیماری اتنی زبردست ہے کہ وحی الٰہی کے زمانہ نزول میں بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین حیات میں بھی ابھر آتی ہے۔ اور اختلافی پارٹی مسجد ضرار تک تعمیر کر لیتی ہے۔ اور خود اللہ تعالےٰ کو اس کے متعلق تعزیری احکام صادر کرنے پڑتے ہیں۔ اور اپنے رسولؐ کو ہدایت دینی پڑتی ہے۔ کہ اس مسجد میں کبھی نماز نہ پڑھنا۔ آپ ان لوگوں کو جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کی تھی۔ منافق کہہ لیں۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ مسلمان کہلانے والوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ کی زندگی ہی میں ایک پارٹی بنالی تھی۔ اور دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر اپنی الگ مسجد بنالی تھی

یہ تو ایک بیّن واقعہ ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ورنہ اور بھی بہت سے اختلافات تھے، جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عین حیات میں مسلمانوں میں۔ پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے منافقوں کا خاص ذکر جابجا فرمایا ہے۔ اور ایک سورہ منافقون کے نام سے ہی قرآن کریم میں موجود ہے۔

اب معاصر موصوف بتائے کہ کیا اگر پارٹی بازی کی وجہ سے (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی سرے سے ناقص قرار پا جاتی ہے۔

آپ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے دوران میں جو پارٹی بازی مسلمانوں میں ظہور پذیر ہوئی۔ وہ کون نہیں جانتا۔ بنی ثقیفہ میں کیا ہوا تھا۔ حضرت سعدؓ جن کو انصار خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے۔ اور آپ کے ساتھیوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت ہی نہیں کی تھی۔ پارٹی بازی ہوئی تھی یا نہیں۔ اب ذرا شیعہ حضرات سے بھی پوچھ لیجئے۔ کہ ان کی پارٹی کب سے اور کن وجوہات سے معرض وجود میں آئی ہے اور اب تک شیعہ اور سنیوں میں جو تلخیاں ہیں۔ ان کی تاریخ تیرہ چودہ سو سال پر کس طرح پھیلتی ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ یہ پارٹی بازی صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور فریقین میں کون حق پر ہے؟ بلکہ سوال اس وقت یہ ہے کہ پارٹی بازی ہے یا نہیں۔ اور کیا اس وجہ سے (نعوذ باللہ) اسلامی تعلیم ناکام قرار دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ کیا فرماتا ہے معاصر اس بارے میں؟ شیعوں کے ادعا کے مطابق یہ پارٹی بازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہی شروع ہو گئی تھی۔ بلکہ آپ کی زندگی میں ہی موجود تھی۔ خلافت راشدہ میں بھی قائم رہی۔ اور آج تک چلی جاتی ہے۔ بلکہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ بھڑتی چلی جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بظاہر ایک غیر مسلم غلام نے شہید کیا تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ آپ کے عہد میں مسلمانوں میں ہر مسئلہ پر اتحاد و اتفاق تھا۔ اور آپ کی خلافت پر تمام مسلمان یکساں طور پر متفق تھے۔ کامل طور پر صحیح نہیں سمجھا جائے گا جو شورش سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں برپا ہوئی تھی۔ وہ یکایک ایک دن میں کھڑی نہیں ہو گئی تھی۔ بلکہ یہ آگ دیر سے اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔ اور اندر ہی اندر یہ سازش کا پھوڑا پک رہا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے وقت وہ نہایت خطرناک کون آتش فشاں کی طرح پھوٹ پڑا۔ اور مسلمانوں کے مسلمان کہلانے والے دشمن آپ کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں تو پارٹی بازی ناسور ہی بن کر رہ گئی ہے۔ اور یہاں تک وسیع ہو چکی ہے کہ معاصر کے مدیر محترم نے اپنی تمام علمی عمر جو کبھی لڑنے اور گالی گلوچ میں صرف کر دی ہے۔ یا دش بخیر اخبار مدینہ بجنور کی ایڈیٹری کی کرسی پر آپ نے جو مغلظات تصنیف کرنے کی مشق کی ہے۔ وہ اب تک پھول پھل رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ قبر سے پرے تک ارتقائی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔ اور آخر اپنے مرکز پر پہنچ کر دم لے گی۔ ع

اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز ہے حسن

کیا ان تمام باتوں کے باوجود اسلام کا سیلاب رک گیا ہے؟ اور اس کی تعلیمات (نعوذ باللہ) ناکارہ ہو گئی ہیں۔ کیا اس وجہ سے کہ بریلوی اور دیوبندی۔ شیعہ اور سنی ایک دوسرے کے گلوگیر رہتے ہیں۔ دین حق اپنی تاثیرات میں کم ہو گیا ہے؟ نادانو! یہ تو ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا ہے، جو بہتا ہے اور بہائے لئے جاتا ہے۔ نہ سنگریزے اس کو روک سکتے ہیں۔ اور نہ چٹانیں اس کو مقید کر سکتی ہیں۔ یہ ننھے ننھے جھگڑوں کے بلبلے اس طوفان کے سامنے کیا ہستی رکھتے خود آپ کی اور آپ جیسے کروڑوں کی زہر چکانیاں آسمان کے مصفا پانی کو زہر کیا کر سکیں گی؟ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کئی بار یہ حقیقت بیان فرمائی ہے۔ کہ اگر تم اس کا کام چھوڑ دو گے۔ تو وہ تمہاری جگہ یہ کام اور لوگوں کے سپرد کر دیگا۔ اور ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ جب عربوں نے یہ کام کرنا چھوڑا۔ تو بقول اقبال مرحوم ع

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانوں سے

آپ تکفیر کے تیغ بے زن رہیں اسلام کا قافلہ کہیں سے کہیں نکل گیا ہے۔ آپ تکفیر پیٹتے رہیں۔ بد زبانیاں اشتعال انگیزیاں کرتے رہیں۔ حکومت کے اقتدار پر تاک لگائے رکھیں۔ اسلام؟ اسلام ایسی کسی دانشمندی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ وہ اپنا کام کئے چلا جاتا ہے۔ قوموں پر قومیں مٹتی چلی جاتی ہیں۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے ؎

پھوٹیگا۔ بڑھے گا اور پھیلے گا
جو بیج وفا کا بو گئے ہم

(باقی)

اذانِ بلال

اٹھی ہے وادیٔ ربوہ سے پھر اذانِ بلال
وہی سرودِ تقدس وہی جلال و جمال

پڑی ہے حلقِ مؤذن کی ضرب "الا اللہ"
ہے ارتعاش میں تارِ رباب بادِ شمال

دلوں میں جاگتا ہے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کا جوش
خدا و بندہ کا "معراج مومنین" ہے وصال

نزولِ روح و ملائک کے منتظر ہیں تمام
کھڑے ہوئے ہیں قطاروں میں بہرِ استقبال

بڑے بڑوں کی سمجھ میں نہ آ سکا تنویر
کمالِ دیں سے جدا چیز ہے عمل کا کمال

معراج مومنین یعنی نماز

قومی ترقی کے لئے قومی دماغ کی ضرورت

قوم کے ہر فرد میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ میں کوئی چیز نہیں اصل چیز قوم ہے

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ)

ضبط اور چیز ہے اور خدمتِ ملی کا احساس اور چیز ہے۔ ضبط و نظام ظاہر پر دلالت کرتا ہے تم بائیں طرف چلتے ہو تو اس لئے نہیں کہ تمہارا دل بائیں طرف چلنے کو چاہتا ہے۔ بالکل ممکن ہے تمہارا دل دائیں طرف چلنے کو چاہے۔ مگر تم کہتے ہو کہ میں قوم کا حکم مانتے ہوئے بائیں طرف چلونگا لیکن قومی خدمت کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اگر فرد یہ دیکھے کہ قوم اس کی ہلاکت اور بربادی سے بچ سکتی ہے۔ تو وہ بلا دریغ اپنے آپ کو قربان کر دے۔ ضبط و نظم میں حکم کی اطاعت کا سوال ہوتا ہے لیکن ملکی یا قومی جذبہ میں حکم کوئی نہیں ہوتا۔ تم خود قوم کا فکر رکھتے ہو۔ تم خود ملک کی ترقی کا احساس رکھتے ہو اور جب تمہیں قومی یا ملکی برتری کا احساس مجبور کرتا ہے۔ تم اپنے آپ کو ملک اور قوم کے لئے قربان کر دیتے ہو۔ گذشتہ جنگِ عظیم میں جاپانی فوج کے راستہ میں ایک جگہ بجلی کی تاروں کی باڑ لگا دی گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی فوج آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ انہوں نے بڑا زور لگایا کہ کسی طرح اس کو دُور کریں۔ مگر ناکام رہے آخر جاپان کے کچھ نوجوان اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ اپنے پیٹوں سے بم باندھ کر اس تار پر گر گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو تباہ ہو گئے مگر بجلی کی تار بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اور فوج کے لئے راستہ بن گیا۔ انہیں حکم نہیں تھا۔ کہ تم ایسا کرو مگر چونکہ وہ دیکھتے تھے کہ اگر حالت اسی طرح رہی تو ہماری فوج وقت پر آگے نہیں بڑھ سکے گی۔ اس لئے وہ ان کو بچانے کے لئے اپنے آپکو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں اس جگہ اس سوال پر بحث نہیں کر رہا کہ یہ طریق قربانی کا اسلام کے مطابق ہے یا نہیں میں یہ بتا رہا ہوں کہ قومی خدمت کے لئے قربانی اور ضبط و نظم کے لئے قربانی الگ الگ اقسام کی ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب عیسائیوں سے لڑائی شروع ہوئی۔ تو شام میں ایک موقع پر دشمن کا ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہو گیا۔ مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ عیسائیوں نے پہلے مخفی طور پر یہ پتہ کرا لیا کہ مسلمانوں میں صحابی کون کون سے ہیں اور پھر انہوں نے اپنے کچھ تیر انداز ایک ٹیلے پر بٹھا دئے اور انہیں ہدایت کر دی کہ وہ اپنے تیروں کا خصوصیت سے صحابہؓ کو نشانہ بنائیں۔ وہ جانتے تھے کہ جب بڑے بڑے لوگ مارے گئے تو باقی فوج کے دل خود بخود ٹوٹ جائیں گے۔ اور وہ میدان سے بھاگ جائیگی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی صحابہؓ مارے گئے۔ اور کئی کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ اس پر مسلمانوں کو سخت فکر پیدا ہوا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ اگر اب ہم آگے بڑھے۔ تو تمام کے تمام صحابہؓ ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس پر بعض نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور کہا کہ ہم اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ان خدمات کے پیش کرنے میں سب سے مقدم وہ نوجوان تھا جس کے خاندان نے اسلام کی دشمنی کا بیج مکہ میں بویا تھا۔ یعنی ابوجہل کا بیٹا عکرمہ۔ ان نوجوانوں نے کہا کہ صحابہؓ بہت بڑی خدمات کر چکے ہیں اب ہم جو بعد میں آئے ہیں۔ ہمیں ثواب حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔ ہم مل کر قلبِ لشکر پر حملہ کریں گے۔ اور عیسائی جرنیلوں کو مار ڈالیں گے۔ حضرت ابوعبیدہؓ جو لشکر کے کمانڈر تھے انہوں نے کہا یہ تو بڑے خطرے کی بات ہے اس طرح تو جس قدر نوجوان جائیں گے۔ سب کے سب موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے مگر اس کے سوا اب چارہ بھی کوئی نہیں۔ کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ ہم نوجوان تو بچ رہیں اور صحابہؓ مارے جائیں؟ اس پر انہوں نے حضرت خالدؓ سے مشورہ لیا انہوں نے بھی کہا کہ عکرمہ کی رائے ٹھیک ہے۔ دشمن نے ہماری دکھتی رگ کو معلوم کر لیا ہے۔ اور اب وہ صحابہؓ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم ساٹھ نوجوان اپنے ساتھ لیں۔ اور قلبِ لشکر پر حملہ کر دیں۔ آخر حضرت ابوعبیدہؓ نے ان کے اصرار پر اجازت دے دی۔ اور ساٹھ نوجوانوں نے قلبِ لشکر پر حملہ کر کے اسے شکست دیدی لیکن اس لڑائی میں ان میں سے اکثر نوجوان مارے گئے۔ ایک صحابی ذکر کرتے ہیں۔ کہ جب عیسائی لشکر کو شکست ہو گئی۔ اور وہ سب بھاگ گئے تو میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے میدانِ جنگ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ عکرمہؓ بن ابی جہل ایک جگہ زخمی تڑپ رہے تھے۔ میں نے دیکھا اور سمجھا کہ انہیں سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ پانی کی چھاگل میرے پاس تھی۔ میں آگے بڑھا تا کہ چھاگل ان کے منہ سے لگاؤں مگر ابھی میں نے یہ ارادہ ہی کیا تھا کہ عکرمہ نے فضل بن عباسؓ کی طرف اشارہ کیا۔ جو ان کے پہلو میں پڑے زخموں سے تڑپ رہے تھے۔ اور کہا کہ انہیں مجھ سے زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے تم جاؤ اور پہلے فضل کو پانی پلاؤ۔ وہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔ وہ کہتے ہیں میں پانی پلانے کے لئے فضل کی طرف گیا۔ تو انہوں نے ایک اور شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو ان کے قریب ہی زخموں سے تڑپ رہا تھا کہا کہ پہلے اسے پانی پلاؤ اسے مجھ سے بھی زیادہ پیاس معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں۔ اس وقت دس زخمی مسلمان قریب قریب پڑے ہوئے تھے۔ میں ایک سے دوسرے کے پاس اور دوسرے سے تیسرے کے پاس اور تیسرے سے چوتھے کے پاس گیا۔ مگر ہر شخص نے مجھے یہی کہا کہ دوسرے کو پانی پلاؤ۔ وہ مجھ سے زیادہ حقدار ہے۔ جب میں آخری کے پاس پہنچا تو وہ مر چکا تھا۔ پھر واپس لوٹا تو نواں شخص بھی مر چکا تھا۔ پھر آٹھویں کی طرف بڑھا تو وہ بھی مر چکا تھا۔ اس طرح ایک ایک کر کے سب کو میں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ پانی کی چھاگل میرے ہاتھ میں تھی۔ مرنے والے مر چکے تھے۔ مگر مرتے وقت ان میں سے کسی ایک نے بھی پانی کا ایک گھونٹ نہ پیا۔ محض اس لئے کہ میرا ساتھی مجھ سے زیادہ پیاسا معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہے قومی روح یعنی اپنے نفس کو مقدم کرنے کی بجائے قومی ضرورتوں کو انسان مقدم رکھے۔ اور اپنے آپ کو قومی مفاد اور برتری کے لئے قربان کر دے۔ مگر قومی ایثار کا صحیح جذبہ جب بھی پیدا ہوگا۔ قومی خدمت سے پیدا ہوگا۔ جب قومی خدمت کا صحیح جذبہ کسی انسان کے دل میں پیدا ہو جائے تو وہ بے انتہا قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جس شخص کے اندر قومی جذبہ پیدا ہوگا۔ اس کا مطمحِ نظر وسیع ہو جائے گا۔ ایک کمزور سے کمزور اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی جا کر دیکھو اس کی قوتِ فکر اتنی مری ہوئی نہیں ہوتی۔ جتنی لوگ سمجھتے ہیں۔ جاہل سے جاہل ماں بھی بچے کا کتنا فکر کرتی ہے اس کی چھوٹی سے چھوٹی ضرورتوں کا وہ خیال رکھتی ہے۔ اور کوشش کرتی ہے کہ اسے کوئی تکلیف نہ ہو۔ گاؤں میں غریب سے غریب گھروں میں چلے جاؤ۔ جب شادی بیاہ کا موقع آئیگا۔ عورت اپنے پٹارے میں سے کوئی کپڑا نکالے گی۔ اور لڑکی کے جہیز میں رکھ دیگی۔ اور جب اس سے پوچھو کہ یہ کپڑا تم نے کب خریدا تھا۔ تو وہ کہے گی دس سال ہوئے میں نے یہ کپڑا خریدا تھا۔ پھر اس لئے رکھ دیا۔ کہ بچی کی شادی کے وقت کام آئے گا اگر اس میں عقل نہیں تھی تو اس نے اتنی لمبی باتیں کس طرح سوچ لیں۔ پھر بیسیوں دفعہ خاوند کے پاس کسی معاملہ ادا کرنے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا تو عورت اپنی پوٹلی میں سے روپیہ نکال کر اسے دے دیتی ہے اور جب اس سے پوچھا جائے کہ یہ روپیہ تم نے کہاں سے لیا تو وہ بتاتی ہے کہ پیسہ پیسہ کر کے میں جمع کرتی چلی گئی تھی۔ تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ وہ ایسا کیوں کرتی ہے اسی لئے کہ اس کے اندر عائلی جذبہ ہوتا ہے جو اسے سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اور جب وہ سوچتی ہے تو اسے مشکلات نظر آتی ہیں۔ پھر وہ ان مشکلات کے علاج پر غور کرتی ہے۔ اور آخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ہر شخص اپنے بچے کے متعلق ضرور کچھ نہ کچھ سوچ رہا ہوتا ہے کہ میں اسے کس طرح تعلیم دلاؤں گا کس طرح اس کے کپڑوں اور کھانے کا انتظام کروں گا۔ اس بارہ میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی۔ اور ان کو کس طرح دور کیا جا سکے گا۔ اگر اسی قوتِ فکر کو قومی بنا دو تو ہر انسان قومی ضروریات کے متعلق سوچ رہا ہوگا۔ اور وہی جاہل انسان جس کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ وہ کسی کام کا نہیں جب اسے ان باتوں کے سوچنے پر لگا دو گے۔ تو اس کی نظر وسیع ہو جائے گی۔ درحقیقت ہم جس شخص کو جاہل کہتے ہیں قومی نقطۂ نگاہ سے اس کے صرف اتنے معنے ہوتے ہیں کہ اس کے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ نہیں، یہ

سمتے نہیں ہوتے کہ وہ سوچ نہیں سکتے میں نے احمدیہ جماعت کی مجلس شوریٰ میں دیکھا ہے اور میرا بیس پچیس سال کی مجالس شوریٰ کا تجربہ ہے کہ بسا اوقات کسی فیصلہ کی پوری زنجیر اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک ایک عامی آدمی کی رائے بھی اس کے ساتھ نہ ملا لی جائے۔ سو میں نے صرف ایک دفعہ مجھے اپنے طور پر فیصلہ کرنا پڑتا ہے ورنہ ننانوے دفعہ میں فیصلہ اسی طرح کرتا ہوں۔ کہ کچھ اس کی رائے میں سے لیا اور کچھ اس کی رائے میں سے۔ اور ایک نتیجہ پیدا کر لیا۔ اگر ہم عوام کو مجلس مشاورت میں شامل نہ کرتے تو وہ بھی صرف اپنے گھر کی ضروریات کے متعلق ہی اپنے دماغوں سے کام لینے کے عادی ہوتے۔ لیکن جب ہم نے انکو اپنی مشاورت میں شامل کر لیا تو اس کا فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دماغ ترقی کر گئے۔ چنانچہ ان کی آراء کے ٹکڑے ٹکڑے مل کر ایک مکمل سکیم بن جاتی ہے جو جماعت کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ثابت ہوتی ہے۔ غرض جس طرح فرد اپنی ضرورتوں کے متعلق سوچ کر سکیم بنا لیتا ہے اسی طرح اگر اس کا دماغ قومی ضرورتوں کی طرف منتقل کر دیا جائے تو ہر فرد قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے لگ جائے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہر شخص اس کی قابلیت رکھتا ہے۔ جنگل میں رہنے والا ہو۔ یا پہاڑ پر رہنے والا، گاؤں میں رہنے والا ہو یا شہر میں رہنے والا۔ ہر شخص.. پاکستان کے مستقبل کے متعلق بھی سوچ سکتا ہے۔ فلسطین کے مستقبل کے متعلق بھی سوچ سکتا ہے۔ اسی طرح دنیا کے ہر سیاسی مسئلہ کے متعلق سوچ سکتا ہے نقص یہ ہے کہ اسے یہ احساس نہیں کرایا گیا کہ تم پر قوم کے متعلق ذمہ داری ہے۔ اس لئے وہ یہ تو کرتا ہے کہ کبھی اپنی بیوی کے متعلق سوچتا ہے کبھی اپنی لڑکی کے متعلق سوچتا ہے۔ کبھی اپنے لڑکوں کے متعلق سوچتا ہے۔ کبھی اپنے رشتہ داروں کے متعلق سوچتا ہے مگر وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے متعلق کبھی نہیں سوچتا اس لئے نہیں کہ وہ سوچ نہیں سکتا بلکہ اس لئے کہ وہ اس کا عادی نہیں۔ اگر قومی جذبہ پیدا ہو جائے تو ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی کچھ نہ کچھ سکیمیں سوچنے لگ جائے گا۔ اور اگر قومی جذبہ پیدا نہیں ہوگا تو عام لوگ تو الگ رہے پڑھے لکھے بھی اپنی قوم سے غافل رہیں گے۔ نہ انہیں اپنی قوم کے نقائص کا پتہ ہوگا نہ اس کے علاج کا فکر ہوگا۔ اور سارا نظام ڈھیلا ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس نکتہ کو سمجھا نہیں گیا۔ کہ جس طرح فرد کا دماغ ہے اسی طرح قوم کا بھی دماغ ہے قوم کا دماغ ایک غیر مادی اور روحانی چیز ہے، مگر اس سے زیادہ یقینی اور پختہ چیز اور کوئی نہیں جب کسی قوم کے افراد میں جذبۂ ملت پیدا ہو جاتا ہے تو تمام افراد قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے لگ جاتے ہیں اور قومی ضرورتوں کے متعلق سوچنے اور غور و فکر کرنے کے نتیجہ میں قومی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور قومی روح سے قومی دماغ پیدا ہوتا ہے جو نظر تو نہیں آتا مگر وہ ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم) (باقی)

بی اے کے امتحان میں کامیابی

مندرجہ ذیل طلباء نے بھی اس سال بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۲۹۸	ملک مبارک احمد	۲۵۷
۱۷۱۸	محمد اسلم صابر	۲۴۲
	بی۔ ایس۔ سی	
۱۱۶	غلام مصطفیٰ	۲۴۱

(پرنسپل)

کامیابی اور درخواست دعا

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید دختر مکرم عبدالرحیم صاحب دیانت درویش قادیان) نے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے اور ۲۹۲ نمبر حاصل کئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین۔

عبدالباسط شاہد (مربی سلسلہ)
مقیم کراچی

(۲) میرا چھوٹا بھائی عزیزم لطیف الرحمٰن ابن حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری شدید بخار میں مبتلا ہے۔ کوئی بھی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین

شبیر الرحمٰن ناصر راوی روڈ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسّی کتب بصورت سیٹ

اور

جماعت احمدیہ شہر لائلپور

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

قارئین الفضل سے مخفی نہیں کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر از معارف و حقائق اسّی کتابیں جن کی طباعت پر ساٹھ سال گزر چکے ہیں ۲۴ جلدوں میں بصورت سیٹ شائع کر رہی ہے گو جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے مگر سیٹ کے خریداروں کی تعداد ابھی تک چھ سو سے کچھ زائد ہوئی ہے۔ اسی سلسلہ میں خاکسار ۲۴ مئی کو لائلپور گیا تھا اور خطبہ جمعہ میں تحریک کی کہ ہر وہ احمدی جسے اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مکمل سیٹ خرید سکتا ہے اسے ضرور خریدنا چاہیئے۔ نماز جمعہ کے بعد امیر جماعت احمدیہ جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بھی اس کی اہمیت کو واضح کیا اور اپنے والد ماجد حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کی مثال ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں سب سے زیادہ عزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہوتی تھیں اور پھر اپنے متعلق بتایا کہ مجھے بھی بچپن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا شوق رہا۔ اور ہمیشہ حضرت اقدسؑ کی جملہ کتب کو اپنے پاس رکھا۔ جب حاضرین سے کہا گیا کہ جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مکمل سیٹ کے خریدار بننا چاہتے ہیں تو وہ فارم خریداری پر کر دیں۔ تو اس پر انہوں نے نہایت اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ پچیس دوست مکمل سیٹ کے خریدار بن گئے۔ جن میں سے بعض نے پوری پیشگی قیمت -/۱۶۰ روپے اور بعض نے بہ اقساط ادا کرنے کا وعدہ کیا جن کی پہلی قسط پچاس روپے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور ان کے مال میں برکت دے۔ آمین

چندہ تحریک جدید اور جماعت احمدیہ کراچی کی مخلصانہ جدوجہد

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۱ مئی تک ۱۵ جماعتوں نے سو فیصدی وعدہ پورا کر دیا ہے۔ جن کی اشاعت الفضل مورخہ ۱۲ و ۲۵ جون ۵۹ء میں بالترتیب ہو چکی ہے۔ تحریک جدید کے سال رواں کا نواں مہینہ گزر رہا ہے اور بعض جماعتیں بفضلہٖ وعدوں کا خاصہ حصہ پورا کر کے داخل خزانہ کر چکی ہیں۔ اور باقی ماندہ وعدہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں پوری پوری کوشش کرتی نظر آ رہی ہیں۔ انشاء اللہ ان میں سے جو جماعتیں ۳۱ جولائی تک وعدہ پورا کر دیں گی ان کے نام متعلقہ عہدیداروں کے ساتھ الفضل میں شائع کرائے جائیں گے۔ نیز وعدہ پورا کرنے والے مخلصین کے نام حضور انور کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ اس وقت وصولی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کراچی کی جدوجہد قابل ذکر ہے۔ جماعت ہذا کے سیکرٹری تحریک جدید مال مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک نے اپنی چٹھی مرسلہ ۹ جون ۵۹ء میں اپنی مساعی کے متعلق یوں تحریر فرمایا ہے:۔

"گذشتہ مئی اور جون میں خاکسار نے مجلس انصار اللہ کے کارکنوں کی ڈیوٹیاں لگائی تھیں کہ وہ وصولی کی خاص جدوجہد کریں۔ چنانچہ ان دو ماہ میں تقریباً بارہ ہزار روپیہ وصول ہوا۔

اس مہینہ میں خدام الاحمدیہ کراچی کو خاص جدوجہد کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ انہوں نے بعض باشرہ انصار کو ساتھ ملا کر جدوجہد کرنا شروع کی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مجھے خود فکر ہے۔ میں پوری جدوجہد کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤں گا"

امید ہے دیگر جماعتیں بھی اپنی کارگزاری سے دفتر ہذا کو ساتھ کے ساتھ مطلع فرماتی رہیں گی تا ان کی مساعی جمیلہ کا علم رہے اور دعا کی تحریک جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ وعدے جلد سے جلد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم خواجہ محمد طفیل صاحب کمیشن ایجنٹ جڑانوالہ منڈی بیمار ہیں اور آج کل سرگودھا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کچھ دن سے انہیں قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خواجہ محمد احمد جڑانوالہ ضلع لائلپور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ضروری ارشاد

جو وعدہ خوشی سے کیا جائے اسے مرتے دم تک نبھانا چاہیئے

نوٹ:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ سے ضروری اقتباس کی دوسری قسط ذیل میں درج ہے۔ وکالت مال کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ دوسری دعائیہ فہرست ۳۱ جولائی کو حضور کی خدمت میں پیش ہوگی۔ لیکن بوجہ سیلاب اب یہ فہرست ۳۱ اگست کو پیش کی جائے گی۔ امید ہے دوست اپنے وعدے ادا کرکے اور بقائے صاف کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

زمینداروں کی فصل آج کل فروخت ہو رہی ہے۔ اس لئے وہ اس ماہ ادائیگی کی کوشش کریں۔

اس کے بعد میں زمینداروں کو بھی اس تحریک کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دفتر کی غلطی کی وجہ سے اس دفعہ زمیندار دوستوں کے لئے بھی مئی کے آخر تک چندہ ادا کرنے کی تاریخ مقرر کر دی گئی تھی۔ حالانکہ زمیندار مئی کے مہینہ میں کوئی چندہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ مئی میں ان کی کوئی فصل نہیں نکلتی۔ وہ خریف کی فصل کی وجہ سے یا تو جنوری اور فروری میں ادا کر سکتے ہیں اور یا پھر ربیع کی فصل کی وجہ سے جون اور جولائی میں چندہ ادا کر سکتے ہیں پس دفتر کو چاہیئے تھا کہ زمینداروں کے لئے تیس ۳۰ جون یا پندرہ جولائی تک کی تاریخ مقرر کرتا مگر اس غلطی سے زمینداروں کے لئے بھی ۳۱ مئی تک کی تاریخ مقرر کر دی لیکن پھر بھی بعض زمینداروں نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے۔ خواہ انہیں کہیں سے قرض لے کر ہی ادا کرنا پڑا ہے۔ بہرحال چونکہ زمینداروں کے لئے یہ تاریخ موزوں نہیں تھی جس کی وجہ سے اکثر زمیندار دوست چندہ ادا نہیں کر سکے اس لئے باقی زمیندار دوست کوشش کریں کہ جون کی ۳۰ تاریخ تک یا جولائی کی ۱۵ تاریخ تک اپنا چندہ ادا کر دیں۔ اس عرصہ میں ان کی فصل فروخت ہو جائے گی اور انہیں اپنی رقم کے ادا کرنے کا موقع مل جائے گا

بقایا دار دوست توجہ کریں

اس کے ساتھ ہی جو لوگ تحریک جدید کے بقایا دار ہیں انہیں بھی میں بقایوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس وقت تک گزشتہ سالوں کا پچیس تیس ہزار کے قریب روپیہ وصولی کے قابل رہتا ہے مگر ان بقایا داروں میں سے بعض دوست کچھ ایسے مستقل مزاج واقع ہوئے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اب تحریک جدید کا سالواں (موجودہ پچیسواں دفتر اول اور پندرھواں دفتر دوم) سال گزر رہا

ہے۔ انہوں نے وعدہ کے باوجود کسی ایک سال کا چندہ بھی ادا نہیں کیا۔ یا صرف ایک یا دو سال میں چندہ ادا کیا ہے اور باقی سالوں میں کوئی رقم ادا نہیں کی۔

فرض کرو انہوں نے تیسرے سال کا چندہ لکھوایا تھا تو وہ سال گذر گیا اور انہوں نے چندہ میں ایک پیسہ بھی ادا نہ کیا۔ پھر چوتھا سال شروع ہوا تو انہوں نے اصرار کرکے چوتھے سال میں اپنا چندہ لکھوایا اور کہا کہ اب وہ تیسرے سال کا بھی چندہ ادا کریں گے اور چوتھے سال کا بھی۔ مگر چوتھا سال بھی گذر گیا اور انہوں نے تیسرے سال کا چندہ ادا کیا نہ چوتھے سال کا۔ پھر پانچواں سال شروع ہوا اور انہوں نے اصرار کرکے کہا کہ پانچواں سال میں ہمارا اتنا وعدہ لکھ لیا جائے۔ ہم پچھلے سالوں کا چندہ بھی ادا کریں گے۔ اور اس سال کا بھی۔ مگر انہوں نے تیسرے سال کا چندہ دیا، نہ چوتھے سال کا چندہ دیا اور نہ پانچویں سال کا چندہ دیا۔ پھر چھٹا سال شروع ہوا تو انہوں نے پھر اپنا چندہ لکھوا دیا۔ مگر چھٹے سال میں بھی نہ انہوں نے تیسرے سال کا چندہ دیا، نہ چوتھے سال کا چندہ دیا۔ نہ پانچویں سال کا چندہ دیا اور نہ چھٹے سال کا چندہ دیا۔ اب ساتواں سال شروع ہوا تو انہوں نے پھر اصرار کرکے اپنا وعدہ لکھوا دیا مگر ان کی حالت اب بھی وہی ہے کہ نہ تیسرے کا انہوں نے چندہ دیا ہے نہ چوتھے سال کا چندہ دیا ہے نہ چھٹے سال کا چندہ دیا ہے نہ ساتویں سال کا چندہ دیا ہے۔ ایسے لوگ چونکہ متواتر اور مسلسل ایک لمبے عرصہ تک جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے دین سے تمسخر اور استہزاء کیا ہے۔ اس لئے میں دفتر کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی لسٹ بھی وہ شائع کر دے۔ تاکہ اگر ایک طرف ان لوگوں کے نام یادگار رہیں جنہوں نے سچائی اور دیانتداری کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کیا۔ تو دوسری طرف ان لوگوں کے نام بھی بطور یادگار محفوظ رہیں۔ جنہوں نے جان بوجھ کر سلسلہ سے دھوکہ کیا اور ایک جھوٹی عزت حاصل کرنے کے لئے وہ سالہا سال تک جھوٹ بولتے رہے۔ میرے نزدیک اگر مخلصین کا اخلاص ایسا ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے تو دوسری طرف یہ دھوکہ بازی بھی ایسی ہے جو عبرت کے طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگر کسی چیز کے متعلق لوگوں کو مجبور کیا جائے اور کہا جائے کہ وہ اس میں ضرور حصہ لیں تو اگر ان میں سے کوئی سستی کرے۔ تو وہ درگذر کے قابل سمجھی جا سکتی ہے اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس کی اپنی مرضی شامل ہونے کی نہیں تھی اسے چونکہ مجبور کیا گیا تھا اس لئے اس نے سستی دکھائی۔ مگر جس قربانی کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے کہ وہ طوعی اور نفلی ہے اور اس میں شمولیت جبری نہیں بلکہ ہر شخص کی مرضی اور رضا و رغبت پر منحصر ہے اس میں اگر کوئی شخص اپنا نام پیش کر دیتا ہے اور پھر عملی رنگ میں کوئی قربانی نہیں کرتا۔ اور نہ اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے تو اسکے متعلق سوائے اس کے اور کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ ایک جھوٹی عزت کا دلدادہ ہے اور چاہتا ہے کہ وہ کام بھی نہ کرے اور اس کا نام بھی اُن لوگوں میں آ جائے جو مخلصین ہیں۔ پس چونکہ ایسے لوگوں نے ایک جھوٹی عزت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے میرے نزدیک یہ لوگ تعزیری طور پر اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے نام شائع کر دیئے جائیں تاکہ دوسروں کے لئے یہ نام عبرت کا موجب ہوں اور وہ کبھی اپنے آپکو تطوع کے طور پر اس کام کے لئے پیش نہ کریں جس کے کرنے کیلئے وہ دل سے تیار نہ ہوں اور اگر وہ خوشی سے کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تو پھر چاہے جان چلی جائے انہیں اپنے عہد کو مرتے دم تک نباہنا چاہیئے اور کسی قسم کی سستی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں ایسے لوگ جنکے ذمہ صرف ایک یا دو سال کی رقم ہو ان کے نام شائع نہ کئے جائیں انکو ابھی اور مہلت دیجائے تاکہ اگر مجبوری سے ایسا انہوں نے کیا ہے تو معافی لے لیں، اور اگر جان بوجھ کر غفلت کی ہے تو اصلاح کر لیں۔"

حصہ آمد کا سالانہ حساب حاصل کرنے کیلئے

فارم اصل آمد پُر کرنا ضروری ہے

حصہ آمد کے جن موصی اصحاب نے فارم اصل آمد بابت سال ۵۹-۱۹۵۸ء پُر کرکے دفتر کو واپس کر دئے ہیں۔ یعنی یکم مئی ۱۹۵۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک کی اپنی اصل آمد بتا دی ہے اُن کی خدمت میں سال گزشتہ ۵۹-۱۹۵۸ء کا حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو فارم اصل آمد پُر کرکے واپس کر دینے کے بعد دو ہفتہ تک سالانہ حساب نہ ملے تو وہ مطلع فرمائیں تا دیکھا جائے کہ ان کا سالانہ حساب بھجوانے میں باعث تاخیر کیا ہے۔

جو دوست (حصہ آمد کے موصی) فارم اصل آمد پُر کرکے واپس کرنے کے بغیر سالانہ حساب پانے کی توقع رکھتے ہیں۔ وہ مطلع رہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ سالانہ حساب صرف اور صرف اس وقت تک بھیجا جا سکتا ہے۔ جس وقت تک کی کسی موصی کی اصل آمد ہمیں معلوم ہے۔

بعض دوستوں نے کئی کئی سالوں کے فارم اصل آمد پُر نہیں کئے اور باوجود یاد دہانیوں کے پُر نہیں کئے۔ ایسے اصحاب قواعد کی رو سے بقایا دار گردانے جاتے ہیں اور اُن کی وصایا منسوخی کے لئے زیر غور لائی جا سکتی ہیں۔ لہذا اس قاعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے فارم ہائے اصل آمد کو پُر نہ کرنے والے اور پُر کرنے میں تامل کرنے والے اصحاب اپنی وصایا کی فکر کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

بورنیو میں احمدیہ مسجد کی تکمیل۔ مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے احباب

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ سلسلہ (بورنیو) نے اطلاع دی ہے کہ لابوان میں ہماری مسجد اللہ تعالےٰ کے فضل سے مکمل ہو گئی ہے فالحمد للہ علےٰ ذالک
ان اصحاب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے اس کے لئے قربانی کی ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

نام	رقم
مکرم جناب عبداللطیف صاحب	۲ ڈالر
" جناب ہارون صاحب	۲۵ "
" جناب ڈاکٹر بی۔ ڈی احمد صاحب مع فیملی	۵۰ "
" جناب ایم۔ ایم ادریس صاحب	۱۰ "
مکرم جناب یوسف پیمانگ صاحب	۵ ڈالر
" جناب ہاذی صاحب	۱۰ "
" جناب عبداللہ صاحب بکوی	۲۵ "
" جناب محمد شریف صاحب تیو	۲۰ "
متفرق	۱۰۳ "
	۹۰ "
	۱۱ "

(باقی)

ضرورت مند اصحاب کیلئے

۱۔ پاکستان نیوی میں کمیشن امتحان داخلہ ستمبر ۵۹ء میں۔ معیار امتحان انٹرمیڈیٹ سائنس۔ شرائط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینیئر کیمبرج عمر ۱-۹-۵۹ کو ۱۶ تا ۱۸½۔ درخواستیں بلاتوقف بنام نیوی رکروٹنگ افسر کراچی۔ لاہور پشاور یا راولپنڈی۔ آخری تاریخ نیوی رکروٹنگ سینٹر پی۔ این۔ ایس دلاور کراچی میں درخواست پہنچنے کی ۱۵-۸-۵۹ (پ۔ ٹ۔ ۲۵-۷-۵۹)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ انجنیرنگ سکول رسول اوورسیر کلاس میں داخلے کی درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۵-۸-۵۹ تک بنام پرنسپل۔ مجوزہ فارم پراسپکٹس سے لیں جو مبلغ چھ آنے نقد میں یا پندرہ آنے کا منی آرڈر بھیج کر منیجر بیسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے طلب کریں۔ لفافہ پر "درخواست داخلہ" کے الفاظ ہوں۔ (پ۔ ٹ۔ ۲۵-۷-۵۹)

۳۔ داخلہ خیبر میڈیکل کالج پشاور فرسٹ ایئر ایم بی بی۔ ایس کلاس میں داخلے کی درخواستیں مجوزہ فارم میں بمعہ چار روپے فیس رجسٹریشن بنام پرنسپل خیبر میڈیکل کالج پشاور۔ شرط ایف ایس سی میڈیکل۔ پراسپکٹس قیمتی ۵/ روپیہ نقد یا ۶/ بذریعہ ڈاک دفتر پرنسپل سے طلب ہو۔
(پ۔ ٹ۔ ۲۳-۷-۵۹) ناظر تعلیم۔ ربوہ

پتہ مطلوب ہے: خواجہ جلال الدین صاحب بٹ جو ربوہ میں باقرخانی کا کام کرتے تھے ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ لائلپور میں ہوتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ لائلپور سے التماس ہے کہ وہ خاص توجہ فرمائیں (ناظر امور عامہ)

انیس سالہ کتاب کا صحت نامہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے سابقون الاولون کی پہلی انیس سالہ تاریخی کتاب کا ایک بڑا حصہ احباب تک پہنچ چکا ہے الحمد للہ! ۔ جن جماعتوں کی اسم وار فہرستیں آ چکی ہیں یا آ رہی ہیں۔ دفتر ان کی خدمت میں کتابیں بذریعہ وی پی سرعت سے ارسال کر رہا ہے۔
کتاب میں غلطیوں کا امکان ہوتا ہی ہے۔ لہٰذا احباب کرام سے درخواست ہے کہ کتاب میں جہاں کسی نام یا رقم یا جماعت کے نام میں غلطی ہو۔ یا انیس سال پورے ادا کرنے والے کسی مجاہد کا نام اشاعت میں نہ آیا ہو تو اس کی اطلاع معہ حوالہ صفحہ کتاب دے کر خاکسار پر احسان فرمائیں۔ تا کتاب کا صحت نامہ شائع کر دیا جائے
(برکت علی (دینشنر) وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

(۵) میری لڑکی چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (عبدالحی دوکاندار غلہ منڈی ربوہ)

امرائے جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب و بہاولپور کی

تعزیتی قرارداد

امرائے اضلاع سابق پنجاب و بہاولپور نے اپنے اجلاس مؤرخہ ۱۹-۷-۵۹ منعقدہ بمقام سرگودھا میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا:۔
"امرائے اضلاع سابق پنجاب و بہاولپور محترم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر سخت رنج والم کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک نہایت مخلص خدمت گذار اور ممتاز وجود تھے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے امیر کی حیثیت سے وہ سلسلہ کی نمایاں خدمات بجالاتے رہے۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین"
(مرزا عبدالحق) امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور

اعلان گمشدہ

میرے چھوٹے بھائی مختار احمد عمر پندرہ سال قد پانچ فٹ دو انچ رنگ سانولہ چہرہ پر چیچک کے معمولی داغ۔ قصبہ ڈوگری منڈیاں۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے ۱۵ جون ۵۹ء سے کہیں چلے گئے ہیں اور ابھی تک لاپتہ ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے جس دوست کو ان کا پتہ ہو وہ براہ کرم اس کی اطلاع دیں یا انہیں پہنچا دیں۔ آمدورفت کا خرچ اور انعام بھی دیا جائے گا۔
(چوہدری رشید احمد سرور شاہد دفتر وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی عبدالوہاب صاحب عرصہ ایک سال سے پیٹ کی درد میں مبتلا ہیں احباب سے التجا ہے کہ وہ کمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبدالشکور شاد۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

(۲) میرے خسر مکرم سید نعمت علی شاہ صاحب بھیرہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید سجاد احمد مغل دیان ٹیکسٹائل ملز قائد آباد ضلع سرگودھا)

(۳) جماعت احمدیہ چک $\frac{133}{R\cdot B}$ رڑکا تحصیل جڑانوالہ کو اپنی ایک زیر تعمیر مسجد کے سلسلہ میں مقدمہ درپیش ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(نذیر احمد ولد مولوی اللہ دتا صاحب سابق درویش)

(۴) میرے ماموں جان ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف عدن کا سینہ کی رسولی کا اپریشن ہوا ہے احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے
نیز میرے نانا جان شیخ منظور علی صاحب کا بھی اپریشن کامیاب ہو گیا ہے لیکن کمزور بہت ہیں۔ ان کے لئے بھی بزرگان کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
(قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر گلگت) ۴

ولادت

گیارہ جولائی بروز ہفتہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ساتواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی۔ صالح اور خادم دین ہونے کی درخواست دعا ہے (حکیم محمد لطیف مالک دواخانہ ہمدرد پاکستان میں بازار حافظ آباد)

دعائے مغفرت:۔ والدہ صاحبہ شیخ خادم حسین صاحب بروز ہفتہ مؤرخہ ۲۷ جون ۵۹ء بمقام کراچی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی تائی صاحبہ تھیں۔ بزرگان کرام و درویشان قادیان سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (محمود احمد اختر شیخ سلطان پورہ لاہور)

نئے کارخانوں کی مشینری کی درآمدی لائسنس ڈیڑھ سال کیلئے جاری کئے جائینگے

ہنگامی ضرورت پوری کرنے کیلئے لائسنس بارہ ماہ تک کارآمد ہوں گے

کراچی ۲۸ جولائی۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر تجارت نے درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کو ہدایت کی ہے کہ تمام نئے کارخانوں کے لئے بھاری اور ہلکی مشینری کے لئے ایسے درآمدی لائسنس دئے جائیں۔ جو اٹھارہ ماہ کے لئے کام دے سکیں۔ اسی طرح جو لائسنس ہنگامی ضرورت پوری کرنے اور صنعتوں میں توازن پیدا کرنے کے لئے دئے جائیں۔ وہ بارہ ماہ تک کارآمد ہونے چاہئیں۔

وزیر تجارت نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ درآمد کنندہ کی طرف سے بھاری مشینری کے سلسلے میں درخواست کی جائے۔ تو میعاد ہی خود بخود چوبیس ماہ تک توسیع کر دی جائے۔

وزیر تجارت نے درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر کو یہ ہدایت بھاری اور ہلکی مشینری کے درآمد کنندوں کی درخواستوں سے متاثر ہو کر دی ہے ان درخواستوں میں مرقوم تھا کہ ہمیں چھ ماہ تک کارآمد رہنے والے جو لائسنس دئے جاتے ہیں۔ ان کی مدت بالکل ناکافی ہے ان درخواستوں میں یہ بھی مرقوم تھا کہ بعض قسم کی بھاری مشینری کی تیاری چھ ماہ سے بہت زیادہ وقت لیتی ہے جس کی وجہ سے درآمد کنندوں کو لائسنس عطا کرنے والے افسروں سے بار بار توسیع کی درخواست کرنا پڑتی ہے۔

وزیر تجارت نے یہ ہدایات اپنے اس اعلان کے مطابق جاری کی ہیں۔ جو انہوں نے گیارہ جولائی کی پریس کانفرنس میں کیا تھا اور جس کا مطلب یہ تھا کہ لائسنس جاری کرنے کا طریق کار بالکل سادہ اور سہل کر دیا جائے گا وزیر تجارت کے فیصلے کے مطابق اب درآمد کنندوں کو ایک گوشوارہ پیش کرنا پڑے گا جس کے ذریعے یہ واضح کیا جائیگا کہ وہ ہر درآمدی مد میں کتنا زرمبادلہ خرچ کریں گے اس کارروائی پر فی الفور عمل شروع کر دیا گیا ہے توقع ہے کہ اس سے بھاری مشینری درآمد کرنیوالوں کی شکایات پوری ہو جائیں گی۔

چاول کی برآمد سے چار کروڑ کے قریب آمدنی

کراچی ۲۸ جولائی۔ پاکستان نے پچاس ہزار ٹن عمدہ چاول اور سات ہزار ٹن جوشی چاول برآمد کیا ہے۔ جس سے تین کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کے مساوی زرمبادلہ کمایا گیا ہے۔ ملک نے جتنا چاول فروخت کیا ہے۔ اس میں پچاس ہزار ٹن عمدہ چاول اور سات ہزار ٹن جوشی پاکستان سے باہر بھیجا جا چکا ہے باقی ماندہ مقدار بھی عنقریب روانہ کر دی جائے گی۔

حکومت کے پاس عمدہ قسم کا چاول (پرمل اور باسمتی) برآمد کے لئے اب بھی ذخیرے میں موجود ہے۔ جو اس بنیاد پر برآمد کے لئے فروخت کیا جا رہا ہے کہ جو لوگ اسے دوسرے برآمد کنندگان سے پہلے مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پہلے مہیا کر دیا جاتا ہے

صابن کے چھوٹے کارخانوں کیلئے ایکسائز ڈیوٹی میں رعایت

کراچی ۲۸ جولائی حکومت نے بجلی یا بھاپ استعمال نہ کرنے والی چھوٹی صنعتوں میں ہر سال تیار ہونے والے دھونے کے پہلے ایک سو ٹن صابن کو ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر دیا ہے تاکہ گھریلو صنعت کے طور پر صابن تیار کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں بڑی صنعتوں کے مقابلہ سے بچایا جائے۔

گھریلو صنعت کے طور پر صابن تیار کرنے والے جن لوگوں کی سالانہ پیداوار ایک سو ٹن یا اس سے کم ہو ان کی لائسنس فیس اور سیکورٹی بالکل منسوخ کر دی گئی ہے۔ گھریلو صنعت کے طور پر صابن تیار کرنے والے جن لوگوں کی مجموعی پیداوار ایک سو ٹن سے زیادہ ہوگی۔ ان کی لائسنس فیس اور سیکورٹی میں بھی ان کی پیداوار کے تناسب کے مطابق کمی کی جائے گی

حکومت نے ایسی پارچہ باف چھوٹی فیکٹریوں کو جن میں بیس سے زیادہ کرگھے نہ ہوں۔ یہ رعایت دی ہے کہ ان کے چار کرگھوں کو ایکسائز ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔ اس وقت یہ رعایت ان فیکٹریوں تک محدود تھی جن میں مجموعی بجلی کے چار کرگھے ہوتے تھے اس رعایت کی وجہ سے پارچہ بافی کی چھوٹی فیکٹریوں ٹیکسٹائل کے بڑے بڑے کارخانوں کے مقابلوں سے بچ جائیں گی۔ کرگھوں کی ڈیوٹی میں بھی پچاس فیصد تخفیف کر دی گئی ہے۔ ایسی چھوٹی فیکٹریوں کے جو سٹاک یکم جولائی ۱۹۵۹ء کو تھے ان تمام کو ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ حکومت نے ایسی چھوٹی فیکٹریوں کی لائسنس فیس کا سکیل اور سیکیورٹی کی رقم بھی گھٹا دی ہے تاکہ ان کا بوجھ اور بھی کم کیا جا سکے۔

میسور کے سیلاب میں سات افراد ہلاک

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ میسور کے مختلف حصوں میں تباہ کن سیلاب سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد سات تک پہنچ گئی ہے۔ متاثرہ دیہات کو خالی کیا جا رہا ہے۔ فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے اور مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے۔ بیادرم پلی کے قریب کشتی کے ایک حادثہ میں تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔

مرکزی محکموں میں نئے عملے کی براہ راست بھرتی پر پابندی قائم رہے گی

زائد عملے کو جذب کرنے کے لئے طریق کار متعین کر دیا گیا

کراچی ۲۸ جولائی۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انتظامیہ کی تنظیم نو کمیٹی نے نظم و نسق کے مختلف پہلوؤں کے متعلق حکومت کو چھ عدد رپورٹیں پیش کی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت نے کمیٹی کی سفارشات کے بارے میں فیصلے بھی کر لئے ہیں اور ان کو تیزی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

کمیٹی آج کل نظم و نسق کے باقی ماندہ پہلوؤں کا جائزہ لینے میں مصروف ہے۔ اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ وسیع اور مشکل کام جلد از جلد مکمل کر لیا جائے۔ کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ انتظامیہ کی از سر نو تنظیم کے بعد جو عملہ زائد ہو جائے اسے کس طرح جذب کیا جائے۔ ان سفارشات کی بنیاد اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے مختلف وزارتوں اور ڈویژنوں کو ہدایت کی ہے کہ عملہ کی براہ راست بھرتی پر پابندی جاری رکھی جائے۔ انہیں یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ زیادہ سینیئر عملے کے مقابلہ میں کم سینیئر عملہ کو پہلے زائد قرار دیا جائے۔

اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے وزارتوں اور ڈویژنوں کو یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ زائد قرار دیئے جائیں انہیں وہ مختلف وزارتوں کی اسامیوں پر تقرر کے لئے نامزد کرے گا۔ اس لئے خالی اسامیوں پر تقرر کے لئے نامزد کرے گا۔ اس لئے خالی اسامیوں اور زائد عملہ کی اطلاع اسے بھیج دی جایا کرے۔

یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جو مستقل سرکاری ملازم زائد قرار دیئے جائیں گے۔ انہیں متفرق کام کے لئے اس وقت تک فاضل عملہ تصور کیا جائے گا۔ جب تک انہیں کھپا نہ لیا جائے جو عارضی سرکاری ملازم اپنے زائد قرار دیئے جانے کی تاریخ تک ملازمت کے پانچ سال پورے کر چکے ہوں گے انہیں بھی اس وقت تک متفرق کام کے لئے فاضل عملہ تصور کیا جائے گا۔ جب تک دوسرے محکموں میں ان کے لئے گنجائش نہیں نکل آتی

جن غیر مستقل سرکاری ملازموں نے پانچ سال کی ملازمت پوری نہ کی ہو گی انہیں زائد قرار دینے پر پندرہ دن کے نوٹس کے بعد سبکدوش کر دیا جائے گا۔ ان لوگوں کے سوا جنہیں دوبارہ ملازم رکھ لیا جائے ایسے تمام عملہ کو ملازمت کے ہر مکمل سال کے لئے دو مہینے کی تنخواہ گریجوایٹی کے طور پر دی جائے گی۔ بشرطیکہ ان کی تنخواہ پانچ سو یا اس سے زائد ہو۔ جن لوگوں کی تنخواہ پانچ سو روپے سے زیادہ ہو گی ان کو ہر مکمل سال کے لئے ہر مہینے کی تنخواہ گریجویٹی کی شکل میں ملے گی۔ متعلقہ حکام کو یہ ہدایت بھی جاری کی گئی ہے کہ گریجویٹی کی ادائیگی جلد کی جائے۔

کھیلوں کی ترقی کے لئے چار لاکھ پچیس ہزار روپے کی امداد کی جائے گی

کراچی ۲۸ جولائی سپورٹس کنٹرول بورڈ آف پاکستان کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس کل صبح یہاں ہوا۔ مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم و اطلاعات و تفریحات نے صدارت کے فرائض انجام دیے۔ کمیٹی نے کھیلوں کے مختلف قومی اداروں کی سرگرمیوں کے لئے چار لاکھ پچیس ہزار روپیہ منظور کیا۔

اس رقم میں سے ایک لاکھ روپیہ پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن سے ملحق اداروں کے تربیتی پروگرام کے لئے منظور کیا گیا۔ اس کے علاوہ اولمپک ایسوسی ایشن کے لئے پچاس ہزار روپے کی گرانٹ منظور کی گئی۔ بورڈ آف کرکٹ کنٹرول کے لئے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا گیا۔ کمیٹی نے پاکستان فٹ بال فیڈریشن کے لئے تیس ہزار روپیہ پاکستان ٹیبل ٹینس ایسوسی ایشن کے لئے دس ہزار روپیہ، انٹر یونیورسٹی سپورٹس فیڈریشن کے لئے ایک لاکھ روپیہ اور پاکستان کی فزیکل کلچر اینڈ ریسلنگ ایسوسی ایشن کے لئے دس ہزار روپیہ کی سالانہ گرانٹ منظور کی۔

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ پاکستان بیڈمنٹن ایسوسی ایشن اور پاکستان سکواش ایسوسی ایشن وغیرہ کو اپنے اخراجات کا دس فی صد حکومت سے اور پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن جیسے بڑے اداروں کو کم از کم اپنی ضروریات کا نصف حصہ حکومت سے حاصل کرنا چاہیئے۔

متعدد ٹرینوں کی آمدورفت بند ہے

لاہور ۲۷ جولائی ریلوے کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ قلعہ ستار شاہ چیچوکی ملیاں قلعہ شیخوپورہ اور قلعہ شیخوپورہ ڈھابان سنگھ کے درمیان شگاف ابھی تک زیر مرمت ہیں۔ قلعہ شیخوپورہ اور وار برٹن کے درمیان وسیع شگاف پڑ گئے ہیں۔ سیلاب کی سطح میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جو وار برٹن اور ننکانہ صاحب کے درمیان ریلوے لائن کے پتھروں کو چھو رہا ہے لیکن ابھی تک ریلوے لائن میں کسی شگاف کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ پسرور اور چونڈہ، اگوکی کلاں ... سیالکوٹ کے درمیان ریلوے لائن میں کچھ شگاف پڑ گئے ہیں۔

نئے قرضوں کے حصول میں مرکزی حکومت کی زبردست کامیابی

بتیس کروڑ کے بجائے انتالیس کروڑ روپے سے زیادہ جمع ہو گیا

لاہور ۳۰ جولائی۔ مرکزی حکومت نے ۲۷ جولائی کو جو دو نئے قرضے جاری کئے تھے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اعلان کے مطابق ان میں بہت زیادہ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ اسی روز پانچ بجے شام کے ابتدائی اندازے کے مطابق انتالیس کروڑ روپے سے زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے۔

اس میں سے تجارتی بنکوں اور نجی اداروں کی طرف سے بتیس کروڑ روپیہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور باقی ماندہ چار کروڑ روپیہ ان تمسکات کی شکل میں جمع کر دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کے قرضے سے تعلق رکھتے تھے۔

سٹیٹ بنک کی طرف سے کوئی نئی رقم قرضے میں نہیں لگائی گئی۔ چونکہ بڑی رقوم تجارتی بنکوں اور غیر سرکاری اداروں کی طرف سے لگائی گئی ہیں۔ اس لئے اس سے کرنسی کا پھیلاؤ روکنے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس قرضے کے سلسلے میں یہ امر بے حد اہمیت رکھتا ہے کہ وہ قرضے جس دن جاری کئے گئے اسی دن بند بھی ہو گئے۔ لیکن ان کے ذریعے بتیس کروڑ کے بجائے انتالیس کروڑ سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ اس سے قبل سابقہ حکومت نے جو دو قرضے جاری کئے تھے ان میں سے ایک پندرہ دن کے لئے کھلا رہا تھا اور دوسرا اسی دن بند کر دیا گیا تھا۔

مرتضیٰ احمد خاں میکش کی وفات

لاہور ۳۰ جولائی۔ مرتضیٰ احمد خاں میکش کو جو ۳۰ جولائی کی رات حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے، ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ میکش صاحب زمیندار، احسان، شہباز، نوائے پاکستان اور مغربی پاکستان کے مدیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

وہ اس وقت اردو اسلامی انسائیکلو پیڈیا کے ایڈیٹوریل بورڈ کے رکن کی حیثیت سے کام کرتے تھے اور پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت میں لیکچرار تھے۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب سے فصل کو نقصان

کراچی ۳۰ جولائی۔ حکومت مشرقی پاکستان کی رپورٹ کے مطابق امسال سیلابوں کی وجہ سے صوبے میں ارہر کی دو لاکھ من فصل کو نقصان پہنچا ہے۔ اب سیلاب اتر تا جا رہا ہے۔ اس کے بعد نقصان کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

عراق کے حالات معمول پر آ رہے ہیں

تہران ۳۰ جولائی۔ عراق میں ایران کے سفیر امان اللہ اردلان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عراقی وزیر اعظم جنرل عبد الکریم قاسم کی حکومت مکمل طور پر مستحکم ہو گئی ہے اور حالات مکمل طور پر معمول پر آ گئے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم مبلغ امریکہ کے خسر مکرم منشی ظہور الدین صاحب آجکل زیادہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم منشی صاحب کو جلد اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان زیادہ مقدار میں بھارتی کوئلہ اور سیمنٹ خریدے گا

بھارتی حکومت پٹ سن کی مزید کترن درآمد کرنے کے امکان کا جائزہ لیگی

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی تجارتی گفت و شنید کے دوران میں جو یہاں ۲۷ جولائی کو ختم ہوئی ہے۔ بھارتی حکومت نے پاکستان کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ وہ پاکستان کو زیادہ مقدار میں کوئلہ اور سیمنٹ مہیا کرے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں یہ طے پایا ہے کہ بھارت آئندہ تین مہینوں میں پاکستان کو ایک لاکھ ٹن مزید کوئلہ مشرقی پاکستان کو پچاس ہزار ٹن سیمنٹ اور پتھر کے توڑے مہیا کرے گا۔ بھارت نے اس تجویز پر بھی غور کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ پٹ سن کی کترن کی اس مقدار کے علاوہ جو مشرقی پاکستان سے پہلے ہی منگائی جا چکی ہے۔ وہ مزید کترن خرید سکتا ہے یا نہیں

کہا جاتا ہے کہ پاکستانی وفد نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکستان میں بھارتی فلموں کی زیادہ آزادانہ درآمد کے لئے سہولتیں بہم پہنچائے گا اور فلموں کی ایک مقررہ تعداد درآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ سرحدی تجارت کو ترقی دینے کے سلسلہ میں کانفرنس کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت بالآخر اس پر راضی ہو گیا ہے کہ پاکستان کے لئے بعض نئی اشیاء مثلاً چائے کے بیج اور مویشیوں کی برآمد کو فروغ دینے کے امکانات کا جائزہ لے اور پاکستان سے اخباری کاغذ، لاہوری نمک، انڈے مرغی اور موتی درآمد کرے۔

راولپنڈی میں مرکزی حکومت کیلئے عمارتیں

کراچی ۳۰ جولائی۔ مرکزی محکمہ تعمیرات عامہ راولپنڈی میں تعمیرات کا ایک نیا شعبہ کام کرے گا تاکہ مرکزی سکرٹریٹ کے ضروری عملے کے لئے رہائش کا انتظام کر سکے جو عنقریب راولپنڈی میں منتقل ہونے والا ہے۔ یہ شعبہ راولپنڈی میں بعض نئی عمارتیں تعمیر کرے گا اور بعض موجودہ عمارتوں میں بھی ردو بدل کرے گا۔ مسٹر رحمان اس شعبے کے انچارج اور سپرنٹنڈنگ انجینئر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو آج ہی راولپنڈی پہنچ جائیں گے ان کے ماتحت دو تعمیری ڈویژن ہوں گے۔ جو دو ایگزیکٹو انجینئر پہلے ہی راولپنڈی میں مقرر کیا جا چکا ہے۔ جو مرکزی حکومت کے لئے چند ضروری عمارتیں تعمیر کرائے گا دوسرے ایگزیکٹو انجینئر کو کوئٹہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے

شکریۂ احباب

(مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ربوہ)

میرے لڑکے عزیز صلاح الدین شمس کی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے امتحان میں کامیابی پر احباب جماعت نے مبارکباد کے بکثرت خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ میں نے جوابی خطوط کے ذریعے فرداً فرداً احباب کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم ممکن ہے کہ میں اس طریق پر سب احباب کا شکریہ ادا نہ کر سکا ہوں۔ لہذا میں بذریعہ "الفضل" ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔ کہ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اولادوں کو نیک، صالح اور خادم دین بناتے ہوئے دین و دنیا کے علوم سے انہیں آراستہ کرے اور ان کا ہر طرح اور ہر رنگ میں حامی و ناصر ہو۔ آمین